تواصی بالحق

امام عبدالوہاب شعرانیؒ / ترجمہ مولانا حبیب الرحمٰن کیرانویؒ

اللہ والوں کے اخلاق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو وصیتیں کرتے ہیں اور نصیحتوں کو قبول کرتے ہیں اور نصیحت کرنے والے کا احسان بھی مانتے ہیں۔ خواہ وہ اپنے نصیحت کرنے والے کے ساتھ عمر بھر سلوک کریں۔ مگر باوجود اس کے یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ان سے اس کی نصیحت کا حق واجب ادا نہیں ہوا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ نصیحت کا تعلق امور اخرویہ سے ہے اور امور اخروی کا معاوضہ اغراض دنیوی سے نہیں ہوسکتا اب ہم ان امور کے متعلق بزرگوں کے بعض واقعات اور ملفوظات ذکر کرتے ہیں غور سے سنو۔ ایک شخص نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ جہاں کہیں بھی تم ہو حق سبحانہ کے حکم کی عزت کرو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہاں بھی تم ہو گے خدا تمہیں عزت دے گا۔

ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ اس سے احتراز کرو کہ تم نیکوں سے ملو اور ان کی صحبت سے فائدہ نہ اٹھاؤ یا گنہگاروں کو ملامت کرو کہ اور خود گنہا ہوں سے نہ بچو یا بظاہر شیطان پر لعنت کرو اور پوشیدہ طور پر اس کی اطاعت کرو۔

ایک شخص نے فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایے آپ نے فرمایا کہ کیا تیرا باپ مر گیا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ کیونکہ جو باپ کے مرنے کے بعد نصیحت کا محتاج ہوا سے نصیحت نافع نہ ہوگی (کیونکہ اوّل تو موت مطلقا ہر نصیحت کرنے والے سے بڑھ کر نصیحت کرنے والی ہے۔ پھر موت بھی باپ کی موت وہ تو اور بھی زیادہ نصیحت کرنے والی ہے کیونکہ بہ نسبت دوسری موتوں کے اس کا زیادہ خیال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے بے فکری بھی جاتی رہتی ہے۔ جو باپ کی حیات میں ہوتی ہے پس جب اس کی نصیحت تمہیں سودمند نہ ہوگی۔ تو اور کس کی ہوگی۔)

ایک شخص نے محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ تم دنیا اور آخرت کی بادشاہی حاصل کرو۔ اس نے عرض کیا حضرت یہ کس طرح آپ نے فرمایا کہ تم دنیا سے رغبت نہ رکھو۔ اس نے عرض کیا کہ اور کچھ فرمایئے آپ نے فرمایا تم تابع بنو متبوع نہ بنو اور لوگوں کے پاس خود بیٹھو اور اپنے کو بڑا بنا کر یہ نہ چاہو کہ لوگ تمہارے پاس آ کر بیٹھیں۔

عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام کو مدینہ شریف میں دیکھا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر اس کا بہت خیال رکھو کہ تم ظاہر میں خدا کے دوست اور پوشیدہ طور پر اس کے دشمن نہ ہو مطلب یہ تھا کہ اپنے ظاہر و باطن کو یکساں رکھو۔ اور جس طرح لوگوں کے سامنے اعمال صالحہ کا اہتمام کرتے ہو اور بری باتوں سے بچتے ہو یونہی تنہائی میں بھی رہو۔

ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے روح اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ آخر یہ حالت کب تک رہے گی کہ تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور تم نہیں مانتے تم لوگوں نے نصیحت کرنے والوں کو مصیبت اور زحمت میں ڈال دیا کہ وہ کہتے کہتے تھک گئے مگر تم نے ایک نہ سنی۔

کسی نے حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ گناہ نہ کرو کہ اپنے آپ کو آگ میں جھونک دو باوجود یہ کہ تمہاری حالت یہ ہے کہ اگر کوئی تمہارے سامنے ایک پسو کو آگ میں ڈال دے تو تم اس پر اعتراض کرو۔ مگر باایں ہمہ تم گناہ کر کے اپنے آپ کو ہر روز بہت سی مرتبہ آگ میں جھونکتے ہو اور تمہیں اپنے اوپر کچھ اعتراض نہیں ہوتا۔

ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ نظر کے بے فائدہ استعمال سے احتراز کرو تمہیں خشوع کی توفیق ہوگی اور فضول کھانے سے احتراز کرو تم کو عبادت کی توفیق ہوگی اور لوگوں کے عیب نکالنے چھوڑ دو تم کو اپنے عیوب پر اطلاع کی توفیق ہوگی اور حق تعالیٰ کی ذات وصفات میں غور وخوض چھوڑ دو شک اور نفاق سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا کسی پر حسد نہ کرو کیونکہ اگر وہ دوزخی ہے تو اس پر حسد کا اس لیے موقع نہیں ہے کہ دنیا اس کے پاس چند روز ہے۔ اس کے بعد وہ دوزخ میں چلا جائے گا تو اس پر حسد فضول ہے اور اگر وہ جنتی ہے تو اس کے اعمال کا اتباع اور اس کی حالت پر غبط کرنا چاہیے نہ کہ اس کی دنیا پر حسد کیا جائے۔

حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ مجھے نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ زبانیں اچھی باتوں کی اچھائی اور بری باتوں کی برائی بیان کرتی ہیں اور دل ان کو جانتے ہیں۔ (پس اعمال کو دل و زبان کے موافق بنانا چاہیے)

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اس دن کو یاد رکھو جس میں

چھپی باتیں آشکارا ہوجائیں گی۔ (اور پوشیدہ طور پر بھی کوئی ایسا کام نہ کرو جس کے ظاہر ہوجانے میں تم کو رسوائی کا اندیشہ ہو۔)

ایک شخص نے سفیان بن عُیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا خبردار تکبر نہ کرنا اور نہ ناحق لوگوں کے مال کھانا کیونکہ جو لوگوں پر بڑائی جتاتا ہے وہ ان کی نظروں میں ذلیل ہوجاتا ہے۔ اور جو لوگوں کے مال لوٹتا ہے آخر کار محتاج ہوجاتا ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ تو فرمایا کہ بھائی تم اس قول سے دھوکہ نہ کھانا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں بغیر کچھ کیے ہی نیکوں کے ساتھ شامل ہوجاؤں گا کیونکہ تم ان کے ساتھ اسی وقت شامل ہوسکتے ہو جب کہ ان جیسے اعمال کرو دیکھو یہود ونصاریٰ اپنے انبیاء سے محبت کرتے ہیں مگر وہ ان کے ساتھ شامل نہ ہوں گے کیونکہ اعمال میں ان سے علیحدہ ہوں گے۔ اور ان کے مخالف بن گئے ہیں۔ (پس ثابت ہوا کہ نفس محبت بدون اتباع فی العمل کافی نہیں اس لیے اعمال کی ضرورت ہے اور راز اس میں یہ ہے کہ بدون اتباع کے واقعی محبت متحقق ہی نہیں ہوتی اس لیے مدعی محبت بغیر اتباع محبّ ہی نہیں تا کہ وہ المرء مع من احب میں داخل ہوسکے۔) پھر فرمایا کہ ان لوگوں کی حالت پر تعجب ہے جن کو توشہ کی تیاری کا حکم دے دیا گیا اور کوچ کا اعلان سنا دیا گیا اور وہ اب بھی بیٹھے ہنس رہے ہیں۔ دیکھو جن کی سواری رات اور دن ہیں وہ ان کے ساتھ چل رہے ہیں کیونکہ جتنے دن گزرتے جاتے ہیں اسی قدر وہ موت سے قریب ہوتے جاتے ہیں مگر انھیں اس چلنے کا احساس نہیں۔ (پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ متنبہ ہوکر سفر آخرت کی تیاری کریں کیونکہ موت کا وقت ہر لحظہ نزدیک ہوتا جاتا ہے اور غفلت کو چھوڑیں)

شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو موت کے لیے ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ بعض لوگ پچاس برس تک تیاری کرتے رہتے ہیں اور تیار نہیں ہوچکتے بات یہ ہے کہ تیاری تو ان لوگوں کی ہے جو دنیا سے بے تعلق ہوجائیں جیسے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ ہر صبح وشام فرماتے تھے کہ اے ملک الموت (میں موت کے لیے ہر وقت تیار ہوں) جب تمہارا جی چاہے مجھے آکر لے جاؤ۔

صوفیاء کی دلیل اس خُلق پر یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ باتوں کو پانچ باتوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، تونگری کو محتاجی سے پہلے، فرصت کو مشغولی سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے (حدیث)۔

بس اس کو خوب سمجھ لینا چاہیے اور اپنے نفس کی خبر رکھنی چاہیے۔

(مطبوعہ: احوال الصادقین)